# پیغام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از جناب مولانا عبدالغفار صاحب حسن رحمانی عمر پوری

اسوقت مسلمانوں کی حالت جس درجہ ابتر نظر آرہی ہے وہ سب پر ظاہر ہے، شریعت سے بے رغبتی، دینی تعلیم کی کمی، جہالت اور وہم پرستی کا غلبہ، مغربی تہذیب کی ہمہ گیری انھیں چیزوں نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ موجودہ نازک دور کے انقلابات کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں اور خصوصاً نوجوانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طویل اور دلنشین حدیث کا ترجمہ مختصر شرح کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے اس میں سخت ترین مصیبتوں پریشانیوں اور بلاؤں کے شروع ہونے والے زمانے کی چودہ پندرہ علامتیں بیان کی گئی ہیں جن سب کا تعلق مسلمانوں کے اعمال سے ہے اس حدیث کو سامنے رکھکر ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے کہ موجودہ تباہیوں اور مصیبتوں کے اسباب کیا ہیں اور ان سے بچنے کی صورت کیا ہے امید ہے مسلمان اس مضمون کو پڑھکر اپنی اور ماحول کی اصلاح و تبدیلی کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْئُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ، وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ

---

(پچھلے صفحہ کا بقیہ مضمون) میت کی طرف سے جو قربانی کی گئی ہو اس کا گوشت بھی میت کے ورثہ یا غیر ورثہ باوجود غنی ہونے کے بھی کھا سکتے ہیں سکا صدقہ کر دینا ضروری نہیں ہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میت کی طرف سے جو قربانی کی جائے اس کا گوشت صدقہ ہی کر دینا چاہیے صحیح نہیں ہے (دیکھو فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۴۴۴) قربانی کے گوشت میں سے قصائی کو اجرت دینا جائز نہیں بلکہ اس کی اجرت اپنے پاس سے دینی چاہیے۔

**قربانی کا چمڑا** قربانی کا چمڑا مسکینوں اور غریبوں کا حق ہے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کو اپنے مصرف میں لانا تو ہرگز جائز نہیں ہے ہاں بغیر بیچے ہوئے خود چمڑے کو اپنے مصرف میں لانا مثلاً مشک، ڈول، بستر مصلے وغیرہ بنوا لینا جائز ہے۔

**انتباہ** واضح رہے کہ مندرجہ بالا تمام مسائل احادیث کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ سب کے حوالے اور دلیلیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکن اختصار کے لئے حدیث کی عبارتوں اور بہت سی جگہ حوالوں کو بھی حذف کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح راہ پر چلنے کی توفیق بخشے اور ہماری عبادتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَزَلْزَلَةً وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ (رواہ الترمذی تحفۃ الاحوذی جلد ۳ ص ۲۲۵، مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۴۷۰ مطبع مجیدی کانپور) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (۱) جب غنیمت کا مال خوشحال طبقہ ہی ہیں چکر کھائے گا اور غریبوں کو حصہ نہ ملیگا۔ (۲) اور امانت کو غنیمت کا مال قرار دیا جائیگا یعنی امانت ودیانت کا نام ونشان نہ رہیگا، خدا کا حق ہو یا بندوں کا سب ہضم ہو جائیگا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ تاجر زرے خریدتے وقت مسجد یا مدرسہ کے نام سے پیسے کاٹتے ہیں پھر خود ہی ہضم کر جاتے ہیں نہ کوئی حساب لینے والا اور نہ کوئی دینے والا۔ اگر حضرت فاروقِ اعظمؓ کی حکومت ہوتی تو ایسے خائنوں کی خیانت کا پول کھل جاتا اور تقدس وتصوف کی آڑ میں جو کچھ ہو رہا ہے سب بے نقاب ہو کر رہتا۔ اسی طرح ہندوستان بھر میں کتنے اوقاف ہیں جن کے متولی اور نگراں بے دھڑک کھاتے اڑاتے ہیں نہ خدا کا خوف اور نہ دنیا کی رسوائی کا خیال، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر تاکید سے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (سورۂ نساء) یعنی جن کی امانتیں تمہارے پاس ہیں ان کو بغیر کسی کمی بیشی کے اصل مالکوں کے حوالے کردو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو دامنِ انصاف ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ اسی طرح حدیث میں ہے منافق کی تین علامتیں ہیں، بات بات پر جھوٹ بولتا ہے، جھگڑتا ہے تو اول فول بکتا ہے اور گالی گلوچ کرنے لگتا ہے (جیسا کہ آج کل عام مسلمانوں کا شیوہ ہے) اور جب امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کر جاتا ہے اور ادا کرنے کے لئے حیلے بہانے تراشتا ہے یہ ہوئیں دو باتیں، پھر فرمایا۔

(۳) اور زکوٰۃ کو لوگ تاوان سمجھیں گے یعنی فراخ دلی اور خوشی کے ساتھ زکوٰۃ صدقات نہ دیئے جائیں گے بلکہ جبر اور بوجھ معلوم ہوگا جیسا کہ سرکاری ٹیکس کی ادائیگی میں ہوتا ہے۔ عام طور پر آج کل مالداروں کا ایسا ہی حال ہے۔ اول تو زکوٰۃ نکالتے ہی نہیں اور نکالتے بھی ہیں تو برائے نام اور وہ بھی بے مصرف خرچ کی جاتی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس قسم کے لوگوں پر اعلانِ جنگ کر دیا تھا اگر آج بھی اسلامی خلافت ہوتی تو اس قماش کے لوگوں کو بغیر سزا دیئے نہ چھوڑتی۔ زکوٰۃ میں حق غریب، مسکین، بیوہ، یتیم اور اس طرح کے محتاج لوگوں کا ہے نہ کہ پیشہ ور مسٹنڈے فقیروں اور بے ضرورت چندائی مولویوں اور صوفیوں کا۔

(۴) پھر فرمایا کہ دین کے بجائے دنیا کیلئے علم سیکھا جائے گا، جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے، انگریزی ہو یا عربی سب کا حصول محض دنیا کمانے کیلئے خدا کی خوشنودی کہیں بھی مقصود نہیں اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ

(۵) مرد اپنی بیویوں کے غلام بن جائیں گے اور ماں کی نافرمانی ہوگی یعنی خواہش پرستی کا یہ عالم ہوگا کہ وہ ماں

جس نے محنتوں سے پالا پوسا، رات کی نیند قربان کی ان کا آرام اس کی خاطر چھوٹا وہ تو لونڈی غلام بن کر رہیگی اور بیگم صاحبہ گھر کی ملکہ اور آنکھ کا تارا، اس کے ایک اشارۂ ابرو پر سب کچھ قربان، یہ تو تصویر کا ایک رخ ہے اب دوسرا رخ بھی دیکھ لیجئے شریف اچھی خاصی بیوی گھر میں سڑ رہی ہے اور میاں صاحب بازاری عورتوں کے حسن و جمال پر سو جان سے فریفتہ ہیں، سارا تن من دھن انہی پر نچھاور لیکن یہ یاد رہے ؎

رنگت ہی نزاکت ہے لطافت ہے مگر حیف　　　اک بوئے وفا یہ گلِ رعنا نہیں رکھتے

عیاشی کا ایک ڈھنگ تو یہ ہے مگر اسی پر بس نہیں قوم لوط جن بدکاریوں اور حیا سوزیوں سے تباہ ہوئی اس کا بھی چسکا پڑا ہوا ہے۔ اخلاق و ایمان کا دیوالہ نکل چکا ہے اسلام نے بدکاری اور بدفعلی دونوں کو قطعاً حرام قرار دیا ہے اگر آج اسلامی حکومت ہوتی تو ایسے لوگ صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیئے جاتے۔ آنحضورؐ تو یہ فرمائیں کہ استوصوا بالنساء خیراً عورتوں کے بارے میں اچھی بات کہو اور یہاں معاملہ برعکس، خدا نے فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (نساء ۴) ان سے برتاؤ بہتر رکھو، ان کو بے رحمی سے مارو پیٹو نہیں۔ اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہ ہوا کہ درمیانی چال چلو نہ تو بالکل سر پر بٹھاؤ کہ ماں باپ کا حق بھی تلف ہو جائے اور نہ ہی ظلم و ستم پر کمر باندھ لو۔

(۶) بیٹا اپنے دوستوں کی تو خوب آؤ بھگت کریگا لیکن باپ دادا کی پرواہ بھی نہ ہوگی، یاروں کے جھمگٹوں، دوستوں کی بیٹھکوں اور قہقہہ بازیوں سے اتنی فرصت ہی نہ ہوگی کہ باپ کی بھی خدمت کرے بلکہ الٹا باپ ہی نوکروں کی طرح گھر اور بازار میں پھرتا نظر آئیگا۔

(۷) مسجدوں میں شور غوغا ہوگا، ہنگامہ آرائیاں ہونگی، ذرا ذرا سی بات پر تُو تُو میں میں ہوگی۔ مسجد کا ادب و احترام دلوں سے اٹھ جائیگا جیسا کہ رمضان میں ختم قرآن کے موقعہ پر ہوتا ہے کہ اس ہلڑ بازی میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

(۸) برادری اور قبیلہ کے سردار فاسق بدکار بے شرع لوگ ہوں گے اس کے مناظر بھی سامنے ہیں۔ جب سردار ایسے ہوں گے تو ماتحتوں کا کیا حال ہوگا ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم　　　سیھدیھم طریق الھالکینا

(۹) قوم کے لیڈر اور پیشوا رذیل لوگ ہوں گے یعنی شرافت سے کورے۔ دین کی تعلیم سے بے بہرہ اور شریعت کی پابندی سے آزاد ؎

ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا　　　اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے　　　حریتِ افکار کی نعمت ہے خداداد

یہ زعیم القوم چاہے مذہبی پیشوا ہوں یا سیاسی رہنما دونوں گروہوں میں اس قسم کے نمونے بکثرت ملیں گے۔

(۱۰) انسان کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے گی نہ کہ ذاتی شرافت اور عمل صالح کی بناء پر، اگر ظاہری بینائی کے ساتھ دل بھی بینا ہے تو ایسی مثالیں بھی بہت سی نظر آئیں گی۔

(۱۱) فاحشہ گانیوالی عورتوں اور باجوں گاجوں کی بھرمار ہوگی آج کل کیا ہو رہا ہے ریڈیو کی آواز ہو یا گراموفون کے ریکارڈ، سینما کے مناظر ہوں یا قوالی کی مجلسیں سب جگہ شرمناک اخلاق سوز عریاں تہذیب کی تبلیغ ہو رہی ہے ؎

صلہ فرنگ سے آیا ہے انڈیا کے لئے　　مے و قمار و ہجوم زنانِ بازاری

آج اسی تہذیب و فیشن کی بدولت نمازیں چھوٹ گئیں اور بڑوں کا ادب و وقار خاک میں مل گیا۔ حالی مرحوم کس حسرت سے کہہ رہے ہیں ؎

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں　　پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے　　اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

یہ تو عام مسلمانوں کی حالت تھی اب ذرا نیک صورتوں کی مجلس کا بھی نظارہ کر لیجئے یہاں شراب کباب نہ سہی مگر مردہ بھائی کا گوشت مزے لے کر کھایا جا رہا ہے۔ غیبتیں ہو رہی ہیں، پھبتیاں کسی جا رہی ہیں، لا یسخر قوم من قوم لا یغتب بعضکم بعضا اور لا تنابزوا بالالقاب کی کھلم کھلا بیباکی سے مخالفت ہو رہی ہے، اسی لئے تو اقبال مرحوم نے تنگ آکر کہدیا ؎

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں　　کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

(۱۲) شرابیں برملا پی جائیں گی، جس کی حرمت قرآن حدیث میں صاف طور سے موجود ہے جو تمام گناہوں کی جڑ ہے اور جس کے تمام بدنتائج دنیا کے سامنے ہیں۔

(۱۳) پچھلے اپنے پہلوں اور بزرگوں پر لعن طعن کرینگے یہ بھی ہمارے سامنے ہے کہیں حضرت علیؓ کی محبت میں دوسری بلند پایہ واجب الاحترام ہستیوں کو کوسا جا رہا ہے اور کہیں انگریزی تہذیب کی تقلید میں پرانے لوگوں اور ان کے طریقوں پر ناک بھوں چڑھائی جا رہی ہے لیکن یاد رہے ؎

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب　　کہ روح اس مدنیت کی رہ نہ سکی عفیف

ان علامات کے بیان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب یہ نظارے تمہارے سامنے آجائیں تو پھر سخت آندھیوں، زلزلوں اور زمین میں دھنسنے صورت بدلنے اور ہموں پتھروں کے برسنے کا انتظار کرو ہر طرف سے تباہیاں اور بربادیاں اس طرح گھیر لینگی کہ سلسلہ ختم نہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں جنگ کا خوف، افلاس کی مصیبت، صحت کی بربادی، جان و مال کا غم، کونسی مصیبت ہے جو ہمارے سر پر نہیں منڈلا رہی۔

خدارا مسلمانو! سوچو سنبھلو اپنے آوارہ مزاج نوجوانوں کو سنبھالو، دلوں میں خوف اور حیا پیدا کرو، دل و زبان اخلاق و اعمال سب کی اصلاح کرو۔

(باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)